نظام جماعت کی اطاعت اور اس کی برکات کے بارے میں پُرمعارف خطبہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف پیرایوں میں اطاعت کا حکم دیا ہے

ہمارا فرض ہے کہ اطاعت کے معیار بلند کریں۔ برکت ہمیشہ نظام جماعت کی اطاعت اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ؍اگست 2004ء بمقام ہمبرگ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27؍اگست 2004ء کو ہمبرگ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اطاعت کی اہمیت اور برکات پُرحکمت انداز میں بیان فرمائیں۔

حضور انور نے سورۃ النساء کی آیت نمبر 60 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی، اور اگر تم کسی معاملے میں اولوالامر سے اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر فی الحقیقت تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر طریقہ ہے اور اپنے انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کسی بھی قوم یا جماعت کی ترقی کا معیار اور ترقی کی رفتار اس قوم یا جماعت کے معیار اطاعت پر ہوتی ہے۔ جب بھی اطاعت میں کمی آئے گی ترقی کی رفتار میں کمی آئے گی اور الٰہی جماعتوں کی نہ صرف ترقی کی رفتار میں کمی آتی ہے بلکہ روحانیت کے معیار کے حصول میں بھی کمی آتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مختلف پیرایوں میں مومنوں کو قرآن کریم میں اطاعت کی نصیحت فرمائی ہے۔ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم دینے کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جو تمہارے عہدیدار ہیں اور جو نظام تمہیں دیا گیا ہے اس کی بھی اطاعت کرو۔ اس لئے ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ قدرت ثانیہ کے جاری کردہ نظام کی مکمل اطاعت کریں اور اپنی اطاعت کے معیاروں کو بلند کرتے چلے جائیں لیکن اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے کیلئے قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی اور صبر بھی دکھانا ہوگا۔ پھر دنیاوی حاکم کی دنیاوی معاملات میں اطاعت ضروری ہے ملکی قوانین کی پابندی کرنا بھی ضروری ہے بشرطیکہ ملکی قانون مذہب سے براہ راست ٹکر لینے والے نہ ہوں۔ ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ وہ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرے تبھی وہ جماعت کی برکات سے فیض یاب ہو سکتا ہے۔ کسی کے ایمان کے اعلیٰ معیار کا پتہ تبھی چل سکتا ہے جب اس پر کوئی امتحان کا وقت آئے اور وہ صبر اور قربانی کرتے ہوئے اس میں سے گزر جائے۔

حضور انور نے احادیث نبویہ سے اطاعت کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلے کو بدنام کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تمہارا مطمح نظر اور مقصد حیات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہونا چاہئے اور اللہ، اس کے رسول اور اس کے نظام کے جو احکامات اور قواعد و فیصلے ہیں ان کی پابندی کرنی چاہئے کیونکہ برکت ہمیشہ نظام جماعت کی اطاعت اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہے۔ اگر کبھی کسی کے خلاف غلط فیصلہ ہو جاتا ہے تو صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

حضور انور نے عہدیداران کو بھی توجہ دلائی کہ انہیں بھی احتیاط کرنی چاہئے کہ وہ بھی اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کے بارے میں خدا کے حضور جواب دہ ہوں گے۔ حضور نے کارکنان جلسہ کی خدمات کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ جلسہ جرمنی میں 30 ممالک کے 28 ہزار احمدیوں نے شرکت کی تھی۔